بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث دہلی

نمبر ۳	ماہ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ	جلد ۴

اجتناب کبائر

(ازجناب مولانا موسی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ ایڈیٹر اخبار محمدی دھلی)

(قال اللہ تبارک وتعالیٰ) اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا کَبَآئِرَ مَا تُنۡہَوۡنَ عَنۡہُ نُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَنُدۡخِلۡکُمۡ مُّدۡخَلًا کَرِیۡمًا۔ (ترجمہ) اے مسلمانو! اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہوگے تو ہم تمہارے اور گناہ معاف کردیں گے اور تمہیں عزت کے ساتھ جنت میں داخل کریں گے ۔

حضرات! اسلام نے جسقدر اخلاقی تعلیم دنیا کو دی ہے میرے خیال میں ایسے عالمگیر اور پاکیزہ اخلاق اور کسی مذہب نے پیش نہیں کئے آپس کے حقوق جو اسلام نے بتلائے ہیں ان سے دنیا کے اور کل مذاہب ساکت ہیں اسلام جیسا سچا مذہب اگر دنیا میں رہنے سہنے کے اچھے طریقے کافی طور پر نہ بتلاتا تو یہ اسکا نقص سمجھا جاتا حالانکہ وہ کامل مذہب ہی کاش! مسلمان اس سچے مذہب کا عملی نمونہ بن جائیں اور پبلک کو دکھلادیں کہ دیکھو اسلام یہ ہے تو میں جانتا ہوں کہ خلق اللہ حلقہ بگوش ہوجانے میں ذرا بھی توقف بلکہ تامل تک نہ کرے نمونۂ اسلام از خود اُن کو اپنی مقناطیسی زبردست قوت سے اپنی طرف کھینچ لے مگر یہاں "تو مسلمانی درکتاب و مسلماناں درگور" کا مضمون ہے ۔

سوچو تو سہی کس کے بندے کہلاتے ہو؟ کس کی امت مشہور ہو رہے ہو؟ اپنی بدنامی کا نہ سہی اسلامی بدنامی کا تو خیال کرو اپنے اسلاف اور بزرگان دین پر تو حرف نہ آنے دو ؎

آہستہ خرام بلکہ مخرام ✣ زیر قدمت ہزار جان است

مسلمانو اب بھی باز آؤ خدا کی نافرمانیاں ترک کرو اور اپنے گذشتہ گناہوں پر شرماؤ اور توبہ کرو۔ قضا سر پہ گھوم رہی ہے نہ جانے کس وقت آنکھ بند ہو جائے۔ اور لوگوں کے کندھوں پہ لدے ہوئے قبر کی تنہائی اور تاریکی اور وحشت و تنگی سے پالا پڑے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پیغمبر اسلام رسول رب انام حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمہیں زناکاری وغیرہ بے حیائیوں سے کس قدر روکا ہے کیسا تنفر دلایا ہے کیسی کچھ وعید شدید بیان فرمائی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں زانی زنا کے وقت چور چوری کے وقت شرابی شراب نوشی کے وقت مومن نہیں رہتا۔ (رواہ البخاری ومسلم) مسند احمد میں حدیث ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عین نوازشوں اور بخششوں کے وقت بھی بدکار زانیہ عورت اور محصل چنگی کی بخشش نہیں ہوتی۔ شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک تنور نما بہت بڑا گڑھا دیکھا جس میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں اور کچھ مرد و عورت برہنہ تن جل بھن رہے ہیں آگ کے شعلوں کی تیزی کے ساتھ اوپر آجاتے ہیں پھر ان کے ساتھ ہی ساتھ نیچے گر پڑتے ہیں ان کے جسموں سے سڑی ہوئی بدبو آرہی ہے اور وہ کتوں کی طرح چیخ رہے ہیں آپ نے فرشتوں سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں جواب ملا زناکار مرد و عورت ہیں (رواہ البخاری وابن خزیمہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا زناکاری کی عادت ڈال لینے والے مرد و عورت خدا کے نزدیک بت پرست کے برابر ہیں (رواہ الخرائطی) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ آپ سے دریافت کرتے ہیں حضور سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا خدائے بزرگ و برتر خالق و مالک کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا اپنی اولاد کو قتل کرنا۔ پوچھا اس کے بعد۔ آپ نے فرمایا اپنی پڑوسن سے زنا کرنا (رواہ فی الصحیحین) بلکہ آپ فرماتے ہیں پڑوسن سے کالا منھ کرنیوالا دس زانیوں سے بدتر ہے (رواہ فی المسند) اللہ تعالیٰ رب العالمین اس کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھیگا اور نہ اس کو گناہوں سے پاک کریگا اور اسے غیظ و غضب کے ساتھ ڈانٹ ڈپٹ کر فرمائیگا کہ ان جہنمیوں کے ساتھ جہنم میں پڑ (رواہ ابن ابی الدنیا)

میرے بھائیو! یہ ہے زناکاری کی سزاؤں کا نمونہ۔ ایسی ہی اور بہت کچھ وعیدیں ہیں اب سوچ سمجھ لو کہ کیا ان زبردست سخت سے سخت تر عذابوں کی برداشت ہم میں ہے؟ کیا ذرا سی دیر کے لئے حیوانی خواہش پوری کر کے اپنے نفس کو دوزخ کا کندہ بنانا اور ہمیشہ کی تکلیفوں کا شکار رہنا عقلمندی ہے؟ ایسی ایسی ڈراؤنی سزائیں سنکر پھر بھی جو شقی ازلی متنبہ نہ ہو وہ اپنی جان کا آپ دشمن ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک حدیث وارد کی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک عابد شب زندہ دار تھا جس نے ساٹھ سال تک تنہائی اور خلوت میں بیٹھکر خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اتفاقاً عبادت خانہ سے باہر جاتا ہے اور شیطان کے پھندے میں پھنسکر ایک عورت سے زناکاری کر بیٹھتا ہے۔ پھر اپنے فعل پر نادم ہوتا ہوا قریب کی ایک جھیل میں نہانے کیلئے اترتا ہے جو دو روٹیاں اس کے پاس ہیں انہیں کنارے پر رکھکر نہانے میں مشغول ہوتا ہے۔ کسی سائل کے للہ مانگنے پر وہ دو روٹیاں اسے دیدیتا ہے۔ انتقال کے بعد جب وہ خدا کے سامنے پیش ہوتا ہے اس کی ساٹھ سال کی مخلصانہ نیکیاں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھی جاتی ہیں اور وہ ایک زنا برائی کی ترازو میں آپ فرماتے ہیں اس ایک زنا کا گناہ ساٹھ سال کی عبادت سے گراں ہو جاتا ہے۔ آخر اس کا صدقہ یعنی دو روٹیاں للہ دینی نیکیوں میں اضافہ

کی جاتی ہیں اور اسے بخش دیا جاتا ہے۔

اللہ اکبر! دیکھئے ایک زنا ساٹھ سال کی عبادت کو غارت کر ڈالتا ہے۔ وہ لوگ جو اس پلید فعل میں عموماً مشغول رہتے ہیں وہ خیال کر لیں کہ خدا کے نزدیک وہ کتنے بد بلکہ بدتر ہیں۔ ہماری آسمانی کتاب میں تو ہمیں پرائی عورتوں کو بہ نظر بد دیکھنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ حکم ہوتا ہے قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور بدکاری سے بچیں۔ یہی حکم عورتوں کو ہے وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ۔ عورتیں بھی اپنی نظریں غیر مردوں سے نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت غیر مردوں پہ ظاہر نہ کریں اور پردے سے رہا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں نظر ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے (طبرانی) آپ کا ارشاد ہے لوگو! اپنی نظریں نیچی رکھو اور اپنی عصمت کی حفاظت کرو ورنہ اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دیگا جو عورتیں آزادانہ بے پروا پھرا کرتی ہیں نہ خدا کا ڈر نہ دنیاوی شرم وحیا غیرت گویا بیچ کھائی ہے جن سے بے حجابی اور بے حیائی خود شرماتی ہے۔ ایسی ننگ خاندان دشمن اسلام عورتیں اپنی آخرت کو برباد کرنے والی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو عورت بن سنور کر خوشبو لگا کر مردوں کے کسی مجمع کے پاس سے بھی گذرے وہ زانیہ ہے ملاحظہ ہو ترمذی شریف۔ جو بے غیرت مرد ایسی باتوں پر خاموش رہیں اور کماحقہ تدارک نہ کریں ان کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیوث فرمایا ہے اور فرماتے ہیں دیوث جنت کی خوشبو بھی نہ پائیگا۔ جو عورت ایسے باریک کپڑے پہنے جس سے اس کا بدن جھلکتا ہو وہ جہنم میں برہنہ جسم جلائی جائیگی (مستدرک حاکم) عورت کو سوا اپنے خاوند کے اپنی زیب وزینت غیر کو دکھانی حرام ہے (بخاری ومسلم) اسی طرح آپ فرماتے ہیں اگر کسی کے سر میں لوہے کی میخ ٹھونک دی جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ غیر محرم عورت کو چھوئے (طبرانی) مسلمان کو چاہیئے کہ کبھی نامحرم سے تخلیہ نہ کرے (بخاری ومسلم) آپ فرماتے ہیں ہر ایک قیامت کے دن روئے گی مگر وہ آنکھ جو خدا کی حرام کردہ چیزوں کی طرف نہ اٹھی۔ اور وہ آنکھ جس نے راہِ خدا میں شب بیداری کی اور وہ آنکھ جو محض خوفِ خداوندی سے روئے (اصبہانی) دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے لوگو! میرے چھ حکموں کو مان لو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں (۱) جب بات کرو سچ بولو۔ (۲) جب وعدہ کرو پورا کرو (۳) جب امانت رکھے جاؤ ادا کرو (۴) ہر وقت اپنی عصمت کی حفاظت کرو (۵) اپنی نظریں نیچی رکھو۔ (۶) اپنے ہاتھ ظلم وستم سے روک رکھو (مسند احمد) ارشاد نبوی ہے نظر بد سے دیکھنا آنکھ کا زنا ہے۔ شہوت افزا باتیں اور راگ راگنیاں اور قصے کہانیاں سننا یہ کان کا زنا ہے بیہودہ اور پر شہوت کلمات اور شعر اشعار بکتے رہنا یہ زبان کا زنا ہے۔ مرد کا غیر عورت کے جسم کو اور عورت کا غیر مرد کے جسم کو بہ شہوت چھونا یہ ہاتھ کا زنا ہے ان خبیث کاموں کے لئے چلکر جانا پیروں کا زنا ہے۔ ان باتوں کی تمنائیں اور آرزوئیں کرنا خیالات قائم کرنا ترکیبیں اور تدبیریں سوچنا۔ تصور باندھنا یہ دل کا زنا ہے اور یہ کل کام مثل زنا کے حرام ہیں (بخاری مسلم وغیرہ)

ہمارے اعضائے جسمانی ہمارے پاس خدائے تبارک وتعالیٰ کی امانتیں ہیں اگر ان میں خیانت کی گئی یعنی خلاف شرع افعال ان سے کئے گئے تو یہ ہمارے لئے وبال جان بن جائیں گے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایسے مجمعوں اور ایسی مجلسوں سے جہاں مرد وعورت کا خلاف شرع اجتماع ہو بچنا چاہیے ایسے مجمع پر خدا کی لعنت نازل ہوتی ہے۔ عرس میلے ٹھیلے قوالیاں محرم وغیرہ کے خلاف شرع مجمعوں میں ہرگز نہ جانا چاہیئے۔ یہی زناکاریاں ہیں جو آئے دن ہمارے لئے دنیاوی عذابوں کا سبب بنتی رہتی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں زنا کی وجہ سے فقیری اور افلاس نازل ہوتا ہے دیگر ان آپ فرماتے ہیں میری امت بھلائی اور برکتوں کے ساتھ رہیگی جب تک کہ ان میں زنا کی اولاد نہ پھیلے۔ جب ایسا ہوگا تو رب غیور ان پر اپنے عام عذاب نازل کرے گا (رواہ احمد)

فی الواقعہ مخبر صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس اٹل اور سچی پیشینگوئی کا اظہار اب ہو رہا ہے زناکاری پھیل رہی ہے اور خدا کے عام عذاب صورت بدل بدل کر آرہے ہیں۔ کبھی طاعون کی شکل میں کبھی ہیضہ کی صورت میں۔ کبھی دار فیور کے نام سے کبھی جنگ و جدال کے پردے میں کبھی قحط سالی اور گرانی کے روپ میں۔ توبہ الٰہی توبہ! فقر و فاقہ کی یہ حالت ہے کہ خوشحال اور بے فکر از معاش بہت کم نظر آتے ہیں دن رات سخت سے سخت ترمزدوریاں کرتے ہوئے باوجود جانوروں کی طرح ہر وقت محنت و مشکل میں مستغرق رہتے ہوئے پھر بھی بال بچوں کا گزران بہزار وقت نہایت تنگی ترشی سے ہو رہا ہے بیسیوں گھر ہیں کہ فاقوں پر فاقے جھیلتے ہیں سینکڑوں خوشحال خاندان خاک میں مل گئے۔ آئے دن گرانی کا بازار گرم ہے زمین و آسمان کی برکتیں گویا ہم سے روک دی گئی ہیں وہ ادبار و نحوست گھیرے ہوئے ہے کہ العظمۃ للہ ۔

کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں جو جل اٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں

زانی کی حد ہماری پاک شریعت نے یہ رکھی ہے کہ اگر وہ بن بیاہا ہے تو سو کوڑے لگیں گے اور سال بھر کی جلاوطنی اور اگر شادی شدہ ہے تو اسے سنگسار کیا جائیگا یہاں تک کہ جان نکل جاوے۔ مسلمانوں میں امام یعنی خلیفۂ وقت اسی لئے ہوتا ہے کہ وہ شرعی حدود کو جاری کر کے ان جرائم کا انسداد کردے یہ بھی یاد رہے کہ متعہ بھی مثل زنا کے حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں اس کی حرمت بیان فرمادی۔ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ یعنی مسلمان وہ ہیں، جو اپنی بیویوں اور اپنی لونڈیوں کے سوا اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ان پر کوئی ملامت نہیں اور جو ان (دو) کے سوا تیسری کسی صورت سے شہوت رانی) طلب کرے وہ خدا کی حدوں سے باہر نکل جانیوالا ہے۔ اسی طرح اغلام کرنا جلق لگانا یا اور کسی طرح سوائے منکوحہ بیوی اور ملکیت کی لونڈی کے شہوت کرنا حرام ہے۔

مسلمانو خدائے کریم و رحیم کی درگاہ میں خلوص دل سے توبہ کرو اپنی بدکرداریوں سے باز آؤ اپنے گذشتہ گناہوں پر شرماؤ۔ اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی کو آنسوؤں کے پانی سے دھو ڈالو۔ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم فرماتے ہیں اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ یعنی گناہوں سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے جیسے بے گناہ (مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ رب العالمین ہمیں اپنی نافرمانیوں اور جملہ کبائر سے محفوظ رکھے اور ہمارے کل گناہوں سے درگذر فرمائے آمین۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اٰمِيْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ۔ فقط